پارہ: نمبر 02

دورہ قرآن نوٹس

(زاہدہ یاسر ٹیم)

اسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربالعالمین والصلاۃوالسلام عَلٰی رَسُوۡلِہٖ الامین فاالعاقبۃالمتقین امابعد

فَاَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ اشۡرَحۡ لِي صَدۡرِي وَيَسِّرۡلِي اَمۡرِي وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِنۡ لِسَانِ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

دوسراپارہ:

آج ان شاء اللہ ہم دوسراپارہ کریں گے اس کے پہلے دورکوع میں قبلے کی تبدیلی کی آیات ہیں جو کہ بہت بڑی آزمائش تھی کہ کون اللہ کے اس حکم کی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے اور کون نفس پرستی کرتا ہے تو شروع کرتے ہیں سورۃالبقرہ۔

آیت نمبر:142

ترجمہ:

* بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے انہیں کیا ہوا کہ پہلے یہ جس قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اس سے یکایک پھر گئے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو مشرق ومغرب توسب اللہ کے لیے ہیں۔

(نادان لوگوں کے اعتراض کا جواب پہلے ہی اللہ نے دے دیا کہ مشرق اور مغرب توسب اللہ کے لیے ہیں)۔

* اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔

آیت نمبر: 143 تا 144

ترجمہ:

* اور اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک امت وسطیٰ بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہوں پہلے جس طرف تم رخ کرتے تھے اس کو تو ہم نے صرف یہ دیکھنے کے لیے قبلہ مقرر کیا تھا کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے یہ معاملہ تھا تو بڑا سخت مگر ان لوگوں کے لیے کچھ بھی سخت نہ تھا جو اللہ کی ہدایت پر تھے اللہ تمہارے اس ایمان کو ہرگز ضائع نہ کرے گا بے شک اللہ اپنے بندوں کے ساتھ بہت شفیق اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

* تحقیق یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں لو ہم تمہیں اسی قبلے کی طرف پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو (یعنی مسجد الحرام کی طرف) مسجد الحرام کی طرف رخ پھیر دو اب جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔

یہ حکم سن دو ہجری میں نازل ہوا تھا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعوت پر گئے ہوئے تھے اور وہاں پہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا اور ظہر کی نماز کی جب آپ تیسری رکعت میں تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعے یہ آیات نازل ہوئیں اور اس وقت آپ تمام لوگوں کو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا رہے تھے اور نماز کے دوران میں ہی آپ نے خانہ کعبہ کی طرف اپنا رخ کر لیا اور آپ کی اقتداء میں سب لوگوں نے بھی خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ جب ہم تک یہ آواز پہنچی تو ہم رکوع کی حالت میں تھے اور رکوع کی حالت میں ہی سب نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ بنی سلمہ میں یہ اطلاع دوسرے روز صبح کی نماز میں پہنچی اور لوگ ایک رکعت ادا کر چکے تھے کہ ان کے کانوں میں آواز پہنچی کہ خبر دار رہو قبلہ بدل کر کعبے کی طرف ہو چکا ہے اور سنتے ہی نماز کے دوران ہی پوری جماعت نے اپنا رخ تبدیل کر لیا تھا۔

تحویل قبلہ کا یہ حکم آنے سے پہلے خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف نگاہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے کہ ہمیں ہمارے پرانے قبلے کی طرف موڑ دیں۔ مکہ میں سب لوگ خانہ کعبہ کی طرف ہی رخ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر جب مدینہ تشریف لائے تو یہ بہت بڑی آزمائش تھی کہ سب کو حکم ہوا کہ بیت المقدس یعنی مسجد اقصیٰ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو اور پھر دو ہجری میں دوبارہ حکم ہوا کہ مسجد اقصیٰ سے رخ موڑ کے تو خانہ کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو بہر حال یہ ایک بہت بڑی آزمائش تھی لیکن الحمدللہ سب صحابہ کرام اس میں پورے اترے۔

* یہ لوگ جنہوں نے کتاب دی گئی ہے (یعنی اہل کتاب) یہ خوب جانتے ہیں کہ تحویل کعبہ کا یہ حکم ان کے رب کی طرف سے ہے اور یہ حق ہے اس کے باوجود جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

آیت نمبر:145 تا146

ترجمہ:

* تم ان اہل کتاب کے پاس چاہے کوئی نشانی لے آؤ ممکن نہیں کہ یہ تمہارے قبلے کی پیروی کرنے لگیں اور نہ تمہارے لیے یہ بات ممکن ہے کہ تم اب ان کے قبلے کی پیروی کرو اور ان میں سے کوئی گروہ بھی دوسرے کے قبلے کی پیروی کرنے کے لیے تیار نہیں ہے اور اگر تم نے اس علم کے آ جانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کی تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہو گا۔

* جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔

اس آیت میں جو لفظ "یعرفونہ" آیا ہے اس میں جو "ہ" کی ضمیر ہے اس کے بارے میں تین اقوال ہیں کہ

1۔ اس سے ایک مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ یہ اہل کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے پہچانتے ہیں۔

2۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ قبلے کے تبدیل ہونے کو ایسے پہچانتے ہیں۔

3۔ اور تیسرا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو۔

ایک دفعہ پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے اور پھر مسلمان ہو گئے تو عمر فاروق نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو تو انہوں نے جواب دیا (عبداللہ بن سلام نے) کہ ہم اپنی اولاد سے بھی زیادہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہیں کیونکہ ان کی اس قدر نشانیاں ہماری کتابوں میں بیان ہوئی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم میں سے ہر کوئی ان کو دیکھ کے تو یکا یک پہچان سکتا ہے بلکہ ہمیں اپنی اولاد میں تو شک ہو سکتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بارے میں شک نہیں ہو سکتا کیونکہ اس قدر نشانیاں ان کی کتابوں میں آچکی تھیں۔

* لیکن ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے حق کو چھپا رہا ہے۔

آیت نمبر:147 تا 150

ترجمہ

* یہ تمہارے رب کی طرف سے قطعی فیصلہ ہے لہٰذا اس کے متعلق تم ہرگز شک میں نہ پڑو۔

* ہر ایک کے لیے ایک رخ ہے جس کی طرف وہ موڑتا ہے پس تم بھلائیوں میں سبقت کرو جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تمہیں پالے گا بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

* تمہارا گزر جس مقام سے بھی ہو وہیں سے اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف پھیر دو (نماز کے لیے) بے شک یہ تمہارے رب کا بالکل برحق فیصلہ ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں۔

* اور جہاں سے بھی تمہارا گزر ہو اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف پھیر دو اور جہاں بھی تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تاکہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ملے ہاں جو لوگ ظالم ہیں ان کی زبان کسی حال میں بند نہ ہوگی۔

وہ اعتراض کرتے ہی رہیں گے کہ یہ کیا کبھی ایک طرف رخ کر رہے ہیں کبھی دوسری طرف رخ کر رہے ہیں تو جو ظالم ہیں وہ باتیں بناتے ہی رہتے ہیں۔ آگے اللہ تعالیٰ بہت خوبصورت حکم دے رہے ہیں جو ہمیں بھی اپنی زندگی میں بہت زیادہ اس چیز کو عمل کرنا چاہیے۔

فلا تخشوھم واخشونی

* تو تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو (لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو) تاکہ میں تم پر اپنی نعمت تمام کر دوں اور تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

آیت نمبر: 151 تا 158

ترجمہ:

* جس طرح میں نے تمہارے درمیان خود تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں میری آیات سناتا ہے وہ تمہاری زندگیوں کو پاکیزہ بناتا ہے تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

* پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا تم میرا شکر ادا کرو اور کفران نعمت نہ کرو۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز سے مدد لو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

* جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔

* اور ہم تمہیں خوف بھوک جان و مال کے نقصانات سے اور آمدنیوں کے گھاٹے سے آزمائش کریں گے۔

* بے شک وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔

* انہیں خوشخبری دے دو ہم پر ان کے رب کی طرف سے بہت بڑی عنایات ہوں گی اللہ کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ ہدایت جانتا ہے۔

* بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ ادا کرے اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے۔

یہ جو صفا و مروہ ہے یہاں پہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام دوڑی تھیں بعد میں مشرکین مکہ نے یہاں پہ دو بت رکھ دیئے تو جب مسلمانوں کے حج کی باری آئی تو ان کے دلوں میں خوف پیدا ہوا اور وسوسے آنے لگے کہ یہاں پہ بت ہوتے تھے تو آیا سعی کرنی چاہیئے یا نہیں کرنی چاہیئے تو اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ یہاں پہ حکم دے رہے ہیں کہ وہ یہاں پہ سعی کریں یہ کوئی اس میں گناہ کی بات نہیں ہے۔

* اور جو کوئی خوشی سے کوئی بھی نیکی کرے گا اللہ کو اس کا علم ہے اور اللہ بہت ہی قدردان ہے۔

آیت نمبر:159 تا165

ترجمہ:

* جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں باوجود اس کے کہ انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہم اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں بے شک ایسے لوگوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

* البتہ جو توبہ کر لے اور اپنے اس عمل کی اصلاح کر لے اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں ان کو میں معاف کر دوں گا اور میں بہت در گزر کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔

* جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے ان پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

* اسی لعنت کی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے عذاب میں ذرا کمی نہ کی جائے گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

* تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے اس رحمن اس رحیم کے سوا کوئی خدا نہیں۔

* بے شک جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے لیے نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں رات اور دن کے ایک دوسرے کے بعد آنے جانے میں کشتیوں میں جو انسان کی نفع کی چیزیں لیے ہوئے دریاؤں اور سمندروں میں چلتی پھرتی ہیں اور بارش کے اس پانی میں جسے اللہ اوپر سے برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اپنے اسی انتظام کی بدولت زمین میں ہر قسم کی جاندار مخلوق کو پھیلاتا ہے اور ہواؤں کی گردش میں تمہارے لیے نشانیاں ہیں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر کر دیئے گئے ان سب میں بے شمار نشانیاں ہیں۔

* اور لوگوں میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو ان سب نشانیوں کے باوجود اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت ہونی چاہیئے تھی بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی محبت میں شدید ہیں۔

اب یہاں پہ دو گروہ ہو گئے ایک اللہ کی محبت میں شدید لوگ اور ایک وہ جو دنیا کی محبت میں تو وہ اللہ کے سوا دوسری چیزوں سے دوسرے لوگوں سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت ہونی چاہیئے تھی۔

* کاش جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر انہیں سوجھنے والا ہے وہ آج ہی ان ظالموں کو سوجھ جائے کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔

آیت نمبر:166 تا169

ترجمہ:

* جب وہ سزا دے گا اس وقت کیفیت یہی ہوگی کہ وہی رہنما جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی اپنے تابع داروں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے مگر سزا پا کر رہیں گے اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا۔

* اور وہ لوگ جو دنیا میں ان کی پیروی کرتے تھے کہیں گے کہ کاش ہم کو پھر ایک موقع دیا جاتا تو جس طرح آج یہ ہم سے بے زاری ظاہر کر رہے ہیں ہم ان سے بیزار ہو کر دکھاتے یوں اللہ ان لوگوں کے وہ اعمال جو یہ دنیا میں کر رہے ہیں ان کے سامنے حسرت بنا کر لائے گا اور یہ لوگ کبھی آگ سے نکلنے والے نہیں ہیں۔

* اے لوگو زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

* وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور تمہیں یہ بات سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے بارے میں تمہیں علم ہی نہیں۔

پاکیزہ کھانے کا حکم ہے کیونکہ پاکیزہ کھانے سے پاکیزہ ذہن بنتا ہے اور زندگی پاکیزہ ہوتی ہے۔

آیت نمبر:170 تا171

ترجمہ:

* ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل کیے ہیں ان کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں ہم تو اسی طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے چاہے ان کے باپ دادا نے عقل سے کچھ کام نہ لیا ہو اور نہ ہی وہ ہدایت پر ہوں۔

* مثال ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا ایسی ہے جیسے کوئی جانوروں کو پکارتا ہے اور وہ جانور پکار کی سدا کے سوا کچھ نہیں سنتے۔

(کہ جیسے جانور ہوتے ہیں وہ صرف آواز کو سنتے ہیں سمجھتے کوئی بات نہیں ہے تو کافروں کی بھی مثال انہی جانوروں جیسی ہے)۔

* یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں اس لیے ان کو کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔

آیت نمبر:172 تا173

ترجمہ:

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اگر تم حقیقت میں صرف اللہ کی عبادت کرنے والے ہو تو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔

* بے شک اللہ نے تم پر حرام کیا ہے مردار کا کھانا اور خون اور سور کا گوشت اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔

(تو جو بھی کھانا جو بھی جانور اللہ کے نام کے سوا کسی اور کے نام کا ہو اس کو کھانا درست نہیں ہے)۔

* ہاں البتہ جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھا لے اور وہ باغی نہ ہو اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:174 تا176

ترجمہ:

* بے شک جو لوگ ان احکامات کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں اور تھوڑا سا دنیاوی فائدہ کما لیتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ ان لوگوں سے ہرگز بات نہیں کرے گا نہ ہی انہیں پاکیزہ ٹھہرائے گا اور ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

* یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے ذلالت خرید لی اور مغفرت کے بدلے عذاب خرید لیا ہے پس کتنا ہی صبر ہے ان کا آگ پر کہ وہ اسے پسند کر رہے ہیں۔

* یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ اللہ نے تو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق کتاب نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ اپنے جھگڑوں میں حق سے بہت دور نکل گئے۔

اب اس کے بعد اگلا جو رکوع شروع ہو رہا ہے اس میں آیت بر ہے یعنی نیکی والی آیت جس میں نیکی کی مکمل تعریف بیان کر دی گئی ہے۔

آیت نمبر:177 تا 180

ترجمہ:

* نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی یہ ہے جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال خرچ کرے رشتہ داروں پر اور یتیموں پر اور مسکینوں پر اور مسافروں پر اور مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر غلامی کی رہائی چاہنے والوں پر اور وہ شخص نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور نیک تو وہ لوگ ہیں جب وہ کوئی وعدہ کریں تو اسے پورا کریں اور تنگی اور مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے لیے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے (قصاص کیا ہے کہ آدمی کے ساتھ وہی کچھ کیا جائے جو اس نے دوسرے آدمی کے ساتھ کیا ہے یعنی اتنا ہی بدلہ لیا جائے) اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے آزاد آدمی نے قتل کیا ہو تو آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے غلام قاتل ہو تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے اور عورت اس جرم کی اگر مرتکب ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اس کا بھائی کچھ نرمی کرنے کے لیے تیار ہو تو معروف طریقے کے مطابق خون بہا کرنا چاہیے اور قاتل کو لازم ہے کہ احسان کے ساتھ خون بہا ادا کرے یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے اس کے بعد جو زیادتی کرے گا اس کے لیے دردناک سزا ہے۔

* اور اے عقل والوں تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

* تم پر فرض کیا گیا ہے کہ تم میں سے جب کسی پر موت کا وقت آئے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے معروف طریقے سے وصیت کرے۔

اب یہاں پہ وصیت کی آیات آرہی ہیں لیکن وصیت کا ایک تو یہ حکم ختم ہو چکا ہے اس کی آیات باقی رہ گئی ہیں اب کوئی بھی انسان اپنے کل مال کی وصیت نہیں کر سکتا بلکہ صرف ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہے یعنی ون تھرڈ مال کی اور وہ وصیت بھی اپنے ورثاء کے لیے نہیں کر سکتا یعنی وہ لوگ جو اس کے وارث بننے والے ہیں اور اس کی چھوڑی ہوئی وراثت میں ان کا حق ہے تو یہ وصیت ان کے لیے بھی نہیں کی جا سکتی اور ایک بٹہ تین (1/3) مال سے زیادہ کی بھی وصیت نہیں کی جا سکتی یہ جو آیات ہیں ان کا حکم منسوخ ہو چکا ہے لیکن آیات باقی رہ گئی ہیں۔

* تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے معروف طریقے سے وصیت کرے یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔

آیت نمبر 181 تا 182

ترجمہ:

* پھر انہوں نے وصیت سنی اور بعد میں اسے بدل ڈالا تو اس کا گناہ ان بدل ڈالنے والوں پر ہو گا اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

* البتہ جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے غیر دانستہ یا قصداً حق تلفی کی ہے (یعنی کسی ایک کو زیادہ وہ حق دے دیا ہے) اور پھر معاملے سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان وہ لوگ اصلاح کرا دیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اب جو اگلا رکوع ہے اس میں روزے کے احکامات بیان ہو رہے ہیں اور اعتکاف وغیرہ۔

آیت نمبر:183

ترجمہ:

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

تو روزے کا اصل مقصد کیا ہے؟

تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ کیا ہے؟

گناہوں سے بچنا ایمان مکمل رکھنا ہر وقت آخرت کے عقیدے کو پختہ کرنا اور زندگی ایسے گزارنا جیسے کوئی انسان خاردار جھاڑیوں میں سے گزرتے ہوئے کانٹوں سے اپنے کپڑوں کو اور اپنے جسم کو بچا کے گزرتا ہے اس طرح سے گناہوں سے بچ بچ کے زندگی گزارنا یہ تقویٰ ہے۔ تو روزے کا اصل مقصد دل میں تقویٰ پیدا کرنا ہے جو ہم دن بھر مختلف گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کی پریکٹس پھر آگے رمضان کے بعد آنے والے دنوں میں بھی رکھنی ہے۔

آیت نمبر:184

ترجمہ:

* یہ گنتی کے چند گنے ہوئے دن ہیں پھر اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں پھر بھی روزے نہ رکھیں تو وہ

فدیہ دے دیں (یہ حکم بھی منسوخ ہو چکا ہے اب روزے ہی رکھنے ہیں سوائے اس کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھوٹ ہے) ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو کوئی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اسی کے لیے بہتر ہے۔

اسلام کی یہ بہت زیادہ خوبصورتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جو احکامات ہیں وہ ہم پہ بتدریج نازل کئے ہیں اب یہ روزوں کا حکم بھی اسی طرح ہے شروع میں مسلمانوں کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا کہا گیا تھا لیکن وہ بھی فرض نہیں تھے جس کی مرضی ہے وہ رکھے جس کی نہیں مرضی وہ نہ رکھے۔

اس کے بعد رمضان کے روزوں کا حکم آیا تو وہ فرض کیے گئے لیکن اس میں بھی جو رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں اس کے باوجود نہ رکھیں تو وہ اس کا فدیہ دے دیں یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور اس کے بعد میں جو آخری حکم آیا اس میں یہ تھا کہ رمضان کے روزے اب سب پہ فرض ہیں جو جو طاقت رکھتا ہے اس نے روزے رکھنے ہیں سوائے اس کے کہ جن کے لیے چھوٹ ہے اور ان کا آگے اللہ تعالی بتا دیں گے کہ کون کون روزہ نہیں رکھ سکتے اور وہ بھی پھر جب ان کے وہ دن گزر جائیں گے جیسے بیماری یا سفر کے دن ہیں یا حاملہ عورت ہے یا دودھ پلانے والی تو جب یہ دن گزر جائیں گے اور وہ صحت کی حالت میں یا امن کی حالت میں یا سفر ان کا ختم ہو جائے گا وہ قیام کی حالت میں آجائیں گے تو پھر ان کو یہ روزوں کی گنتی کی تعداد پوری کرنا ہو گی تو روزوں کی قضا بہر حال پوری کرنا لازم ہے۔

* اور اگر تم روزے رکھو تو یہ تمہارے حق میں اچھا ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

آیت نمبر:185

ترجمہ:

* رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کو واضح کرنے والی ہیں لہذا اب آئندہ جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے سوائے اس کے کہ جو کوئی مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں ان روزوں کی گنتی پوری کر لے۔

اب جو مریض ہے وہ تو روزے نہیں رکھ سکتا لیکن جو مسافر ہے اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے وہ روزے رکھے چاہے نہ رکھے اس کی اپنی مرضی ہے۔ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سفر میں روزے رکھے اور کبھی روزے چھوڑے بھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرتبہ رمضان میں جنگ پر گئے پہلی دفعہ جنگ بدر میں اور دوسری دفعہ فتح مکہ کے موقع پر اور دونوں میں ہم نے روزے چھوڑے تھے تو یہ اپنی مرضی کے اوپر ہے کہ جو آسانی سے رکھ سکے تو وہ رکھیں اور جو نہیں رکھنا چاہے تو وہ بعد کے دنوں میں قضا پوری کر لے۔

* بے شک اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے اور وہ سختی نہیں کرنا چاہتا یہ طریقہ اس لیے بتایا جا رہا ہے تا کہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے اس پر اللہ کا ذکر بیان کرو اور اللہ کے شکر گزار بنو۔

اللہ کے شکر گزار بنو قرآن پاک کی نعمت پہ رمضان کی نعمت پہ رمضان کے روزوں میں ہونے والی آسانیوں پہ کہ اگر آج نہیں رکھ سکتے تو یہ قضا بعد میں پوری کی جا سکتی ہے اور ساری اللہ کی نعمتوں پہ اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔

آیت نمبر: 186 تا 187

ترجمہ:

* اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں یہ بات تم انہیں سنادو شاید کہ وہ ہدایت پالیں۔

* تمہارے لیے روزوں کی راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کیا گیا ہے وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

اور لباس کا کیا کام ہوتا ہے؟ ایک تو پردہ کرنا ایک دوسرے کے عیب چھپانا اور ساتھ ہی ساتھ جو موسم کی شدت ہے گرمی سردی اس سب سے بچانا زینت بخشنا تو یہی جو رشتہ ازدواجیت ہے اس کا ایک اہم اصول ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کا پردہ بھی رکھنے والے ہوں رازوں کا بھی، عیب کا بھی اور ایک دوسرے کو زینت بھی بخشنے والے اور زندگیوں میں نکھار پیدا کرنے والے ہوں اور ایک دوسرے کی عزت اور وقار کو بڑھانے والے ہوں۔

* اللہ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے (یعنی رمضان کی راتوں میں) مگر اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا (کیونکہ اس وقت تک رمضان کی راتوں کا حکم نہیں تھا تو کچھ معلوم نہیں تھا کہ کیا رمضان کی راتوں میں بیوی کے پاس جانا جائز ہے یا نہیں جائز) اب تم اپنی بیویوں کے ساتھ مباشرت کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لیے جائز کر دیا ہے اسے حاصل کرو اور راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے صبح کی سفید دھاری واضح نمایاں نظر آنے لگے تب یہ سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو اور پھر جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو یہ اللہ کی حدود ہے ان کے قریب بھی نہ پھٹکنا اسی طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لیے وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے تاکہ وہ غلط رویے سے بچیں۔

آیت نمبر:188

ترجمہ:

* اور تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس مقصد کے لیے پیش کرو کہ تمہیں اس مال کا کچھ حصہ ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے اور تم اس بات کا علم رکھتے ہو۔

اب یہاں سے رکوع نمبر 24 شروع ہو رہا ہے اور اس میں حج کی کچھ بات ہے، حرمت کے مہینوں کا بیان ہے اور جنگ و جدل کے کچھ احکامات واضح ہو رہے ہیں۔

آیت نمبر:189

ترجمہ:

* وہ آپ سے چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں کہو یہ لوگوں کے لیے تاریخوں کا تعین کرنے کے لیے ہے اور حج کی علامتیں ہیں نیز ان سے کہو یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو (پیچھے کی طرف سے داخل ہونا یہ عرب کے ہاں ایک رواج تھا کہ جب یہ حج کا احرام باندھ لیتے تھے پھر اگر کسی کام سے گھر میں آنا پڑے تو گھر کے پیچھے سے دیواروں میں کوئی کھڑکی ہوتی تھی کبھی اس سے کبھی دیوار سے چھلانگ لگا کے گھروں میں داخل ہوتے تھے تو اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے نیکی کیا ہے) نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے

اور تقویٰ اختیار کرے لہذا تم اپنے گھروں کو دروازوں ہی سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔

آیت نمبر:190 تا 193

ترجمہ:

* اور تم اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو اور اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

* ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا ان سے مقابلہ پیش آئے اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے اس لیے کہ قتل اگرچہ برا ہے مگر فتنہ اس سے بھی زیادہ برا ہے اور مسجد الحرام کے قریب جب تک وہ تم سے نہ لڑیں تم بھی ان سے نہ لڑو پھر اگر وہ لڑیں تو تم بھی ان سے لڑو اور کافروں کی یہی سزا ہے۔

* پھر اگر وہ باز آجائیں تو جان لو اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

* تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو جان لو ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی کرنا درست نہیں۔

آیت نمبر:194

ترجمہ:

* ماہ حرام کا بدلہ تو صرف ماہ حرام ہی ہے اور تمام حرمتوں کا لحاظ برابری کے ساتھ کرنا ہوگا لہٰذا جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اسی طرح اس پر زیادتی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ جان رکھو کہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کی حدود توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

یعنی متقی لوگوں کے ساتھ اور اس آیت میں جو بات ہوئی ہے ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہی ہے تو چار حرمت والے مہینے ہیں تین مہینے تو لگاتار ایک ساتھ ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور پھر ایک مہینہ بعد میں رجب کا ہے تو ان چار مہینوں میں لڑائی جنگ و جدل یہ سب کچھ کرنا حرام ہے۔

آیت نمبر:195

ترجمہ:

* اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔

آگے چونکہ حج کی آیات آرہی ہیں تو اس سے پہلے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی بھی بات ہو رہی ہے کہ حج کا جو خرچہ ہے وہ دراصل اللہ کے راستے کا ہی خرچہ ہے تو یہ نہ سمجھو کہ اتنے پیسے لگا کے اللہ کے گھر جا رہا ہوں بلکہ اللہ کے راستے میں جتنا بھی خرچ انسان کرتا ہے وہ اس طرح سے انویسٹمنٹ ہی ہے اور وہ ان شاء اللہ دنیا اور آخرت دونوں میں بڑھ چڑھ کے واپس مل جاتا ہے۔

* اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالو اور احسان کا رویہ اختیار کرو بے شک اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

آیت نمبر:196

ترجمہ:

* اور حج اور عمرے کو اللہ کی خوشنودی کے لیے مکمل کرو جب ایک دفعہ نیت کرلو اور اگر رستے میں کہیں گھر جاؤ تو جو قربانی 5 موثر آئے اسے اللہ کی خدمت میں پیش کرو۔

یعنی حج یا عمرے کا احرام اگر باندھ لیا ہو پھر اس کو مکمل کیے بغیر احرام کھولنا پڑ جائے تو پھر قربانی اللہ کے راستے میں دے کے اس کے بعد احرام کھولنے کی اجازت ہے۔

* اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں تکلیف ہو اور اس بنا پہ وہ اپنا سر منڈوالے تو اسے چاہیے کہ فدیہ کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔

تین روزے رکھنے ہوں گے یا چھ مساکین کو کھانا کھلانا ہو گا یا ایک جانور کی قربانی دینا ہو گی۔

* پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے تو جو شخص تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھانا چاہے تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق قربانی دے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر پہنچ کر رکھے اس طرح پورے 10 روزے رکھ لے یہ رعایت ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر مسجد الحرام کے قریب نہ ہوں اور اللہ کے ان احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچو اور خوب جان لو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

آیت نمبر:197

ترجمہ:

* حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبر دار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران کوئی شہوانی فعل کوئی بد عملی اور کوئی لڑائی جھگڑے کی بات اس سے سر زد نہ ہو اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہو گا سفر حج کے لیے زاد راہ ساتھ لے جاؤ۔

زادراہ ساتھ لے لو اور عربوں کے ہاں اس چیز کو برا سمجھا جاتا تھا کہ کوئی بندہ اللہ کے راستے میں حج کی ادائیگی کے لیے جائے تو دنیاوی ساز و سامان ساتھ لے جائے لیکن یہاں بھی اللہ تعالیٰ خود حکم دے رہے ہیں کہ زادراہ ساتھ لے کے جاؤ۔

* اور سب سے بہترین زادراہ تو تقویٰ ہے۔

یعنی دنیاوی جتنا سامان ہے اس سے زیادہ اصل چیز تقویٰ ہے۔ تقویٰ کا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر ظاہری حج کے اعمال کر لینے سے حج نہیں ہوگا جب تک کہ دل میں تقویٰ نہ ہو۔

* سب سے بہترین زادراہ تو تقویٰ ہے اے عقل والو میری نافرمانی سے بچو۔

آیت نمبر:198 تا200

ترجمہ:

* اور اگر حج کے ساتھ ساتھ تم اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرتے جاؤ(یعنی اگر وہاں تجارت کا موقع ملے تو تجارت بھی کرلو) اگر تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں پھر جب عرفات سے چلو تو مشعر الحرام یعنی مزدلفہ کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے۔

* پھر جہاں سے سب لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو(یعنی عرفات سے پلٹو) اور اللہ سے معافی چاہو یقیناً وہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

* پھر جب اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو تو جس طرح اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے ہو اسی طرح اللہ کا ذکر کرو۔

عربوں کے ہاں یہ ہوتا تھا کہ یہ حج کے بعد اپنے آباؤ اجداد کے قصے سناتے تھے ان کی بہادری کے اور جنگوں کے تو اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں کہ منیٰ میں اللہ تعالیٰ کو ایسے یاد کرو جیسے اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کے یاد کرو۔

* تو جب حج کے ارکان ادا کر چکو تو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو اسی طرح اب اللہ کا ذکر کرو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اللہ کا ذکر کرو لوگوں میں سے کوئی تو ایسا ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں ہی سب کچھ دے دے تو ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

آیت نمبر:201

ترجمہ:

* اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا لے۔

"ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار"

بہت ہی خوبصورت دعا ہے کہ جس میں دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیاں انسان مانگ رہا ہے تو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کے سوا مزید مانگنے کے لیے بچتا کیا ہے اور پھر یہی دعا ہے کہ جو طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھنا مسنون ہے تو یہ دعا مانگنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔

آیت نمبر:202 تا 205

ترجمہ:

* کہ ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق حصہ پائیں گے اور اللہ کو حساب لگاتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

* یہ گنتی کے چند روز ہیں حج میں تو جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا (یعنی منی سے دو ہی دن میں واپس ہو گیا 12 ذی الحجہ کو ہی واپس منی سے ہو گیا) تو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو کوئی کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں (یعنی جو 13 ذوالحجہ تک وہاں پہ ٹھہرا رہا تو اس میں بھی نیکی ہے) بشرطیکہ اس نے تقویٰ کے ساتھ یہ دن گزارے ہوں اور اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک دن اللہ کے ہاں تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔

* اور لوگوں میں سے کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی نیک نیتی پہ اللہ کو گواہ بناتا ہے مگر حقیقت میں وہ حق کا بدترین دشمن ہے۔

* جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ ساری کوشش اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے اور کھیتوں کو ختم کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے حالانکہ اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اللہ کو گواہ بنا رہا ہے اور کام سارے فسادوں والے کر رہے ہیں۔

آیت نمبر: 206 تا 212

ترجمہ:

* جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو اپنی عزت و وقار کا خیال اسے گناہ پر جما دیتا ہے (کہ دنیا کیا کہے گی دنیا کی باتوں کے پیچھے گناہوں پہ جما رہتا ہے) ایسے شخص کے لیے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

* دوسری طرف انسانوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضا حاصل کرنے میں اپنی جان کھپا دیتا ہے (یعنی اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس کو اپنی خواہشات کو بیچ دیتا ہے) ایسے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے۔

* اے ایمان والو تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔

* جو صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں اگر ان کو پا لینے کے بعد پھر بھی اگر تم پھسل گئے تو خوب جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

* کیا اب یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ بادلوں کے سائے میں سے فرشتوں کو ساتھ لیے سامنے آ حاضر ہو اور ان کے تمام معاملات کا فیصلہ کر دیا جائے اور بے شک اللہ ہی کی طرف سب معاملات نے لوٹ کر جانا ہے۔

* بنی اسرائیل سے پوچھو کیسی کھلی کھلی نشانیاں ہم نے انہیں دکھائی ہیں اور پھر بھی ان سے پوچھ لو کہ اللہ کی نعمت پانے کے بعد جو قوم اس نعمت کو بدلتی ہے اللہ اسے کیسی سزا دیتا ہے۔

* جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی بڑی محبوب اور دل پسند بنا دی گئی ہے اور ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق بناتے ہیں (جس کی کوشش دنیا کے لیے ہے اس کو آخرت کے لیے بھاگ دوڑ کرنے والے تو بے وقوف ہی نظر آتے ہیں) مگر قیامت کے روز پرہیزگار لوگ ہی ان کے مقابلے میں اعلیٰ مقام پر ہوں گے رہا دنیا کا رزق تو اللہ کو اختیار ہے جسے چاہے بے حساب دے جسے چاہے کم دے۔

لیکن آخرت صرف متقین کے لیے ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ گنہگار کو بھی بے شمار دے سکتا ہے اور نیکوکار کو بھی لیکن آخرت میں ایسا نہیں ہو گا آخرت میں صرف اعمال کے مطابق جزا ملے گی۔

آیت نمبر:213تا214

ترجمہ:

* ابتداء میں سب لوگ ایک ہی طریقے پر تھے پھر اللہ نے نبی بھیجے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر اور ان کے ساتھ کتاب برحق نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات پیدا ہو چکے ہیں ان کا فیصلہ کر دیں (اور اختلافات پیدا ہونے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ لوگوں کو حق نہیں دیا گیا تھا) بلکہ اختلاف تو ان لوگوں نے کیا جنہیں حق کا علم دیا جا چکا تھا انہوں نے روشن ہدایات پالینے کے بعد محض اس لیے حق کو چھوڑ کر مختلف رستے نکالے تاکہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کریں (دنیا کے تھوڑے سے مال حاصل کرنے کے لیے انہوں نے حق کو ہی چھوڑ دیا) پس جو لوگ انبیاء علیہ السلام پر ایمان لے آئے انہیں اللہ نے حق کا راستہ دکھا دیا (اور جس چیز میں لوگوں نے اختلاف کیا حق والوں کے لیے وہ بات کلیئر ہو چکی تھی) اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم دکھا دیتا ہے۔

* پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم کو یوں ہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا جو تم سے پہلے ایمان والوں پر گزر چکا ہے ان پر سختیاں گزریں مصیبتیں آئیں ہلا مارے گئے یہاں تک کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھ ہی اہل ایمان چیخ اٹھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔

آج ہمارا بھی تو یہی حال ہے ہم بھی تو یہی سمجھتے ہیں کہ کچھ کام بھی نہ کرو لیکن جنت میں داخلہ مل جائے تو کیسی کیسی آزمائشیں ہم سے پہلے ایمان والوں پر گزری ہیں۔

اس کے بعد آگے انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق آیات آ رہی ہیں۔

آیت نمبر:215تا216

ترجمہ:

* لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر رشتہ داروں پر یتیموں پر اور مسکینوں پر اور مسافروں پر خرچ کرو اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہے۔

* تمہیں جنگ کا حکم دیا گیا اور وہ تمہیں ناگوار ہے ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار ہو اور وہی تمہارے لیے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہ تمہارے لیے بری ہو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

یہ ہمارے ساتھ زندگی کے اکثر معاملات میں ہوتا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چیز ہمارے لیے بہت بہتر تھی تو یہ ہمیں کیوں نہیں ملی جبکہ اللہ کے فیصلے پہ راضی ہو جانا چاہیے اللہ کا علم ہم سے زیادہ ہے اور اللہ کے ہر فیصلے میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ جس چیز کو ہم اپنے لیے بہت اچھا سمجھ رہے ہوں وہ ہمارے لیے بہتر نہ ہو اللہ کی رضا میں راضی رہنا چاہیے۔

آیت نمبر:217تا225

ترجمہ:

* لوگ پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنا کیسا ہے تم کہو حرمت والے مہینوں میں لڑنا بہت ہی برا ہے مگر اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام کا راستہ خدا پرستوں پر بند کرنا اور حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ برا ہے اور فتنہ خونریزی سے بھی

زیادہ شدید تر ہے وہ تو تم سے لڑے ہی جائیں گے یہاں تک کہ ان کا بس اگر چلے تو تمہیں اس دین سے پھیر لے جائیں اور خوب جان لو تم میں سے جو کوئی اللہ کے دین سے پھیرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا تو اس کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

* لیکن بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے راستے میں اپنا گھر بار چھوڑا ہجرت کی اور جہاد کیا وہ رحمت الٰہی کے حقیقی امیدوار ہیں اللہ ان کو معاف کرنے والا اور اپنی رحمت سے نوازنے والا ہے۔

* وہ آپ سے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کے بارے میں کیا حکم ہے کہو ان دونوں چیزوں میں سخت خرابی ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہے مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے وہ آپ سے پوچھتے ہیں ہم اللہ کے راستے میں کیا خرچ کریں ان سے کہو جو کچھ بھی تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرو اس طرح اللہ تمہارے لیے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔

* شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔ وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے کہو جس طرزِ عمل میں یتیموں کے لیے بھلائی ہو وہی اختیار کرنا بہتر ہے اگر تم اپنا اور ان کا خرچ اور رہنا سہنا مشترک رکھو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں آخر وہ تمہارے بھائی ہیں برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے اللہ چاہتا تو اس معاملے میں تم پر سختی کرتا مگر اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

* تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور ایک مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ مشرک عورت تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح

مشرک مردوں سے کبھی نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور ایک مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے چاہے اگرچہ وہ تمہیں بہت ہی پسند ہو یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اللہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے امید ہے کہ وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے۔

* وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہو وہ ایک گندگی کی حالت ہے اس میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک و صاف نہ ہو جائیں اور جب وہ پاک و صاف ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ اس طرح جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو برائی سے باز رہیں اور پاکیزگی اختیار کریں۔

* تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ مگر اپنے مستقبل کی فکر کرو اور اللہ کی ناراضگی سے بچو اور خوب جان لو تمہیں ایک دن اللہ سے ملنا ہے اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کی ہدایات کو مان لیں انہیں خوشخبری سنا دیجئے۔

* اور اللہ کے نام کو اپنی قسمیں کھانے کے لیے استعمال نہ کرو جن سے مقصود نیکی اور تقویٰ اور اللہ کے بندوں کی بھلائی کے کاموں سے باز رہنا ہو (یعنی ایسی قسمیں نہیں کھانی چاہیں) اللہ تمہاری ساری باتیں سن رہا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

* جو بے معنی لغو قسمیں تم بلا ارادہ کھا لیتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرے گا مگر جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان پر باز پرس کی جائے گی اور اللہ بہت درگزر کرنے والا بردبار ہے۔

آگے کچھ رکوع میں طلاق کے رضاعت کے اور عدت کے احکامات آرہے ہیں۔

آیت نمبر:226 تا 231

ترجمہ:

* جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے اگر انہوں نے رجوع کر لیا تو اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

* اور اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو تو وہ جان لیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

* جن عورتوں کو ایک یا دو بار طلاق دی گئی ہو وہ تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور ان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے جو کچھ ان کے رحم میں پیدا کیا ہے اسے وہ چھپائیں انہیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتی ہیں ان کے شوہر تعلقات درست کر لینے پر اگر آمادہ ہوں تو وہ اس عدت کے دوران میں انہیں اپنی زوجیت میں واپس لے جانے کے زیادہ حقدار ہیں (اور یہ عدت کے دوران کس کے لیے حق ہے جس نے صرف ایک یا دو دفعہ طلاق دی ہو لیکن جس شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہوں تو اس کے پاس اب رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں ہے) عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے (کس وجہ سے کیونکہ مردوں کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں شوہر کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں اس لیے اس کو ایک درجہ بھی زیادہ دیا گیا ہے) اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا موجود ہے۔

* طلاق تو دو ہی بار ہے پھر یا تو سیدھے طریقے سے عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے رخصت کر دیا جائے (یہ طلاق رجعی ہے اگر کوئی طلاق رجعی یعنی جس میں رجوع کا حق رہتا ہے تو اس میں دو دفعہ سے زیادہ طلاق نہیں دینی چاہیے لیکن اگر تین طلاق دے دی تو وہ طلاق بائن ہو جائے گی اب رجوع نہیں کیا جا سکتا) اور رخصت کرتے وقت ایسا کرنا تمہارے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس

میں سے کچھ بھی واپس لو البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کی حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی اختیار کر لے یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا وہی دراصل ظالم ہے۔

* پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دو تو وہ عورت پھر اس شخص کے لیے حلال نہ ہو گی جب تک کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے نہ ہو اور وہ اسے طلاق دے دے تب اگر پہلا شوہر اور یہ عورت دونوں خیال کریں کہ اب حدود الٰہی پر قائم رہیں گے تو ان کے لیے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کی ہدایت کے لیے واضح کر رہا ہے جو اس کی حدود کو توڑنے کا انجام خوب جانتے ہیں۔

* اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آجائے تو یا تو بھلے طریقے سے روک لو یا معروف طریقے سے رخصت کر دو اور ان کو محض ستانے کی خاطر مت روکو کہ یہ زیادتی ہو گی اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ دراصل اپنے اوپر ہی ظلم کرے گا اور اللہ کی آیات کا مذاق نہ بناؤ اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ جو کتاب اور حکمت اس نے تم پر نازل کی اس کا احترام کرو اور اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ اللہ کو ہر بات کی خبر ہے۔

کیا ہی خوبصورت مذہب ہے کہ طلاق جیسے معاملات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

آیت نمبر:232

ترجمہ:

*جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر اس میں رکاوٹ نہ بنو کہ وہ اپنے پرانے شوہر سے نکاح کر لیں جبکہ وہ معروف طریقے سے نکاح کرنے پر راضی ہوں تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھنے والے ہو تمہارے لیے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ایک یا دو طلاق کے ذریعہ علیحدگی ہو یا خلع کے ذریعے علیحدگی ہو اور عدت بھی گزر جائے تو ایسی صورت میں وہی مرد اور عورت اگر دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں تو وہ حلالہ کے بغیر بھی رجوع کر سکتے ہیں اور انہیں دوبارہ نکاح کرنا ہو گا۔

آیت نمبر:233تا238

ترجمہ:

*جو باپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولاد پوری مدت رضاعت تک دودھ پیئے تو مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اس صورت میں بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا کپڑا دینا ہو گا مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے اور دودھ پلانے والی کا (یعنی ماں کا) یہ حق جیسا بچے کے باپ پر ہے ویسا ہی اس کے ورثاء پر بھی ہے (یعنی اگر باپ فوت ہو گیا تو یہ نان ونفقہ بچے کے ورثاء کو ادا کرنا ہو گا) لیکن اگر فریقین باہم رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ایسا کرنے میں کچھ گناہ نہیں ہے اور اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلوانے کا ہو تو

اس میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیہ اس کے کہ جو کچھ معاوضہ طے کر چکا ہو وہ معروف طریقے سے ادا کرو اور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ کی نظر میں ہے۔

* تم میں سے جو لوگ مر جائیں اور ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن تک روکے رکھیں پھر جب ان کی یہ عدت پوری ہو جائے تو انہیں اختیار ہے اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو فیصلہ کرنا چاہیں کریں تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں اور اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

* زمانہ عدت میں خواہ تم ان بیوہ عورتوں کے ساتھ منگنی کا اشارہ کرو یا دل میں چھپائے رکھو دونوں صورتوں میں کوئی گناہ نہیں اللہ خوب جانتا ہے کہ ان کا خیال تو تمہارے دل میں آئے گا ہی مگر دیکھو خفیہ وعدے نہ کرنا اور اگر کوئی بات کرنی ہے تو معروف بھلے طریقے سے کرو اور عقد نکاح باندھنے کا فیصلہ اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے اور خوب سمجھ لو اللہ تمہارے دلوں کا حال تک جانتا ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ غفور اور حلیم ہے۔

* تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو اور تم نے مہر نہ مقرر کیا ہو ایسی صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ ضرور دے دینا چاہیے خوشحال آدمی اپنی وسعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقے سے دے یہ حق ہے نیک آدمیوں پر۔

* اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہو گا یہ اور بات ہے کہ عورت نرمی کرے اور آدھا مہر بھی نہ لے یا وہ مرد جس کے اختیار میں نکاح کی گرہ ہے وہ نرمی سے کام لے اور پورے کا پورا مہر ادا کر دے اور مردوں تم نرمی سے کام لو تو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

* اپنی نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز کی۔

یہاں پہ درمیانی نماز کا ذکر خصوصی طور پر ہے اور احادیث و کچھ روایات سے ہمیں جس بات کا اندازہ ہوتا ہے اس سے مراد نماز عصر ہے یعنی نماز عصر کی خصوصی حفاظت کرو کہ جیسے جنگ احزاب کے موقع پر نماز عصر قضاء ہو گئی تھی تو اس وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صلاۃ الوسطی فرمایا تھا کہ کفار کی وجہ سے آج ہماری یہ نماز قضاء ہو گئی۔

* اللہ کے سامنے اس طرح کھڑے ہو جیسے فرمانبردار بندے کھڑے ہوتے ہیں۔

آیت نمبر: 239 تا 242

ترجمہ:

* پھر اگر بدامنی کی حالت میں ہو تو خواب پیدل ہو خواہ سوار ہو جس طرح ممکن ہو نماز پڑھو پھر جب امن میسر آجائے تو اللہ کو اس طریقے سے یاد کرو جس طرح اللہ نے تمہیں سکھایا ہے بے شک اس سے پہلے تم ناواقف تھے۔

* تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں ان کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک ان کو نان ونفقہ دیا جائے اور وہ گھر سے نہ نکالی جائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے وہ جو کچھ فیصلہ کریں اس کی کوئی ذمہ داری تم پر نہیں ہے اللہ سب سے زیادہ غالب اور حکمت والا ہے۔

* اسی طرح جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو انہیں بھی مناسب طور پر کچھ نہ کچھ دے دلا کر رخصت کر دو یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔

* اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہیں صاف صاف بتاتا ہے تا کہ تم سمجھ بوجھ سے کام کرو۔

اب اگلے رکوع میں بنی اسرائیل کی ایک جنگ کا ذکر ہے کیونکہ اس کے بعد مسلمانوں کو بھی غزوہ بدر پیش آنے والا تھا تو مسلمانوں کی ایک طرح سے ذہنی تربیت کی جارہی ہے۔

آیت نمبر: 243 تا 248

ترجمہ:

* تم نے ان لوگوں کے حال پر کچھ غور تو کیا ہو گا جو موت کے ڈر سے اپنے گھر بار چھوڑ کر نکلے وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر اس نے ان کو دوبارہ زندگی بخشی حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

* اے مسلمانو اللہ کے راستے میں جنگ کرو اور خوب جان رکھو اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

* تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے (جب جنگ کی بات آئے گی تو مالی جہاد کی پہلے بات آئے گی کیونکہ اس کے بغیر جہاد کیسے ممکن ہے) تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اس سے اللہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس دے (احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حلال مال کا صدقہ ہے اس کو ایسا بڑھاتا ہے ایسی نشوونما دیتا ہے کہ وہ احد پہاڑ کے جتنا بڑھ جاتا ہے) گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی اور اللہ ہی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔

* پھر تم نے اس معاملے پر بھی غور کیا جو موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو پیش آیا تھا انہوں نے اپنے نبی سے کہا ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کرو تاکہ ہم اللہ کے راستے میں جنگ کریں نبی نے پوچھا کہیں ایسا تو نہ ہو گا کہ تم کو لڑائی کا حکم دیا جائے اور پھر تم نہ لڑو وہ کہنے لگے بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ کے راستے میں نہ لڑیں پھر جب انہیں جنگ کا حکم دیا گیا تو ایک قلیل تعداد کے سوا وہ سب پیٹھ موڑ گئے اور اللہ ان میں سے ایک ایک ظالم کو جانتا ہے۔

* ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہے یہ سن کر وہ بولے ہم پر بادشاہ بننے کا وہ کیسے حقدار ہو گیا اس کے مقابلے میں بادشاہی کے ہم خود زیادہ مستحق ہیں وہ تو کوئی بڑا مالدار آدمی نہیں ہے نبی نے جواب دیا اللہ نے تمہارے مقابلے میں اسی کو منتخب کیا ہے اور اس کو ذہنی اور جسمانی دونوں طرح کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں اور اللہ کو اختیار ہے اپنا ہی بادشاہت جسے چاہے عطا کرے اللہ بڑی وسعت والا ہے اور سب کچھ علم اسی کے پاس ہے۔

* اس کے ساتھ ان کے نبی نے ان کو یہ بھی بتایا کہ خدا کی طرف سے اس کے بادشاہ مقرر ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اس کے عہد میں وہ صندوق تمہیں واپس مل جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے سکون قلب کا سامان ہے جس میں آل موسیٰ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں اور جس کو اس وقت فرشتے سنبھالے ہوئے ہیں اگر تم مومن ہو تو یہ تمہارے لیے بہت بڑی نشانی ہے۔

بنی اسرائیل اس کو عہد کا صندوق کہتے تھے اور یہ صندوق ابھی بھی مسجد اقصیٰ میں نیچے ایک سرنگ میں موجود ہے۔

آیت نمبر: 249 تا 250

ترجمہ:

* پھر جب طالوت لشکر لے کر چلا تو اس نے کہا ایک دریا پر اللہ کی طرف سے تمہاری آزمائش ہونے والی ہے جو اس کا پانی پیے گا وہ میرا ساتھی نہیں میرا ساتھی صرف وہ ہے جو اس سے پیاس نہ بجھائے ہاں ایک آدھ چلو لے کر کوئی پی لے تو کوئی حرج نہیں مگر ایک قلیل گروہ کے سوا وہ سب اس دریا سے سیر یاب ہوئے پھر جب طالوت اور اس کے ساتھی مسلمان دریا پار کر کر آگے بڑھے تو انہوں نے طالوت

سے کہہ دیا کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ انہیں ایک دن اللہ سے ملنا ہے انہوں نے کہا کئی بار ایسا ہوا ہے کہ ایک چھوٹا گروہ اللہ کے حکم سے ایک بڑے گروہ پہ غالب آگیا ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔

* پھر جب وہ جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلے پر نکلے تو انہوں نے دعا کی اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ کے مقابلے میں ہمیں فتح نصیب فرما۔

تو یہ دعا مسلمانوں کو بھی بتائی جارہی ہے کہ بدر آنے والا ہے تو آپ نے یہ دعا پڑھنی ہے۔

آیت نمبر: 251 تا 252

ترجمہ:

* آخر کار اللہ کے اذن سے انہوں نے کافروں کو مار بھگایا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے داؤد کو سلطنت اور حکمت سے نوازا اور جن جن چیزوں کا چاہا اس کو علم دیا اگر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے نہ ہٹاتا تو زمین کا نظام بگڑ جاتا لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

* یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم ٹھیک ٹھیک تم کو سنا رہے ہیں اور تم یقیناً ان لوگوں میں سے ہو جو رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ۔

دوسرا سپارہ مکمل ہوا۔

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونتوب الیک۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئیر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)